بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَرْ الْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۲ انبوت ۱۳۴۵ھش ۲۸ رجب ۱۳۸۶ھ ۱۲ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۶۳

اخبارِ احمدیہ

٭ کراچی (بذریعہ فون) محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے بذریعہ فون اطلاع بھجوائی ہے کہ:-

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۶ء کو ساڑھے نو بجے بخیریت حیدر آباد پہنچ گئے تھے۔ حضور وہاں سے دس بجے قبل دوپہر بشیر آباد تشریف لے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

٭ لاہور۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ اچھی ہو رہی ہے۔ درد میں بھی کافی افاقہ ہے لیکن کمزوری کی وجہ سے صحت کی ترقی کی رفتار بہت کم ہے۔ احباب توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

٭ مکرم ایم کے رحمت اللہ صاحب مدارس بنگلور (بھارت) کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ گزشتہ کئی سال سے بیمار ہیں اور آج کل انہیں کچھ مشکلات بھی درپیش ہیں۔ احباب سے ان کی صحت یابی اور مشکلات کی دوری کے لئے درخواست دعا ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

٭ ربوہ ۱۱ نومبر۔ محترم نیاز محمد خان صاحب غزنوی ایک عرصہ سے بعارضہ اعصابی کمزوری بیمار چلے آرہے ہیں چند دنوں سے تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

٭ مکرم بشارت احمد صاحب نسیم مبلغ صباح (ملائیشیا) تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) مکرم سلیم شاہ صاحب لابوان نہایت مخلص دوست ہیں ان کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ کامیاب اپریشن اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) مکرم نورالدین صاحب لابوان اپنے آبائی وطن کنانور مالابار میں رہائشی زمین خریدنا چاہتے ہیں۔ لیکن اقتصادی لحاظ سے کمزور ہونے کے باعث خرید نہیں سکتے۔ اس لئے مناسب حالات پیدا ہو جانے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ خدا تعالیٰ کی مرضی کو مقدم کرتے ہیں خدا ان کو خدمتِ دین کی توفیق دے دیتا ہے

اعلائے کلمہ اسلام کیلئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں خدا ان میں برکت رکھ دیتا ہے

"بعض شخصوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر ٹیکس لگائے جاتے ہیں، کہاں تک برداشت کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے بہت سے تنگدل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کیا پروا ہے۔ ایسے شبہات ہمیشہ دنیا داری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو ہی مقدم کرتے ہیں اور اس بناء پر جو کچھ خدمت دین کرتے ہیں۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے۔

وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے وللّٰہ خزائن السموات والارض یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں۔ منافق انکو سمجھ نہیں سکتے لیکن مومن اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے وہ دست بردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۸-۳۶۹)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۶ء

زمرۂ ولایت اور زمرۂ نبوت

ایک صاحب مدت سے ایک ہفت روزہ کے صفحات پر یہ امر ثابت کرنے کے لئے سیاہ کر رہے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ اولیا کے فرد تھے نہ کہ زمرۂ انبیاء کے۔ یہ صاحب مغالطہ یہ دے رہے ہیں یا خود مغالطہ کھا رہے ہیں کہ زمرۂ اولیاء اور زمرۂ انبیاء گویا متقابل متضاد زمرے ہیں یعنی ان کے خیال میں جو شخص زمرۂ اولیاء میں ہو وہ زمرۂ انبیاء میں نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے برعکس جو فرد زمرۂ انبیاء میں ہو وہ زمرۂ اولیاء میں نہیں ہو سکتا۔ یہ مغالطہ ہے جو یا تو یہ صاحب دیدہ دانستہ دے رہے ہیں۔ اور یا پھر خود ہی اس مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس مغالطہ کی وجہ سے ان صاحب نے شاید سینکڑوں قلم توڑ دیتے ہیں اور کئی سیر سیاہی اور منوں کاغذ ضائع کر دیا ہے۔ حالانکہ بات نہایت سیدھی ہے۔ مگر یہ صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے کانٹ چھانٹ کر کے حوالے پر حوالے نقل کئے چلے جاتے ہیں اور چونکہ بنیادی غلط ہے اس لئے عمارت جو اس پر تیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ بھی استوار تیار نہیں ہو رہی۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

سیدھی سی بات ہے کہ زمرۂ ولایت اور زمرۂ انبیاء قطعی "متقابل متضاد زمرے" نہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہر نبی لازماً زمرۂ ولایت میں بھی شامل ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی نبی ایسا نہیں ہو سکتا جو زمرۂ اولیاء کا بھی فرد نہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں اولیاء اللہ کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ ولی ہوتے ہیں جو غیر مامور ہوتے ہیں اور دوسرے مامور ولی۔ انبیاء علیہم السلام اولیاء کی دوسری قسم میں ہوتے ہیں کیونکہ وہ مامور ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے ہے کہ میں امتی نبی ہوں۔ یعنی ایک پہلو سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں اور ایک پہلو سے نبی ہوں۔ آپ نے وضاحت فرمائی ہے کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ میں امتی نبی ہوں حیرانی کی بات ہے کہ صاحب موصوف اس سیدھی سی بات کو زمرۂ اولیاء اور زمرۂ انبیاء کی طویل بحث کے غبار میں چھپا دینا چاہتے ہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ کیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو اللہ تعالےٰ نبوت عطا کر سکتا ہے۔ یہ بحث اٹھانا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ اولیاء کے فرد ہیں یا زمرۂ انبیاء کے اس سوال سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ولی ہو سکتا ہے۔ اور اگر آپؐ کا امتی نبی ہوگا تو وہ لازماً ولی بھی ہوگا۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی وجہ سے ولی اللہ یا زمرۂ اولیاء کے فرد ہو سکتے ہیں۔ اور مامور ولی بھی ہو سکتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نبی ہو سکتا ہے۔ اس لئے حدیث اور قرآن کریم کی شہادت ضروری ہے۔ اگر حدیث اور قرآن سے ثابت ہو جائے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد نبی ہوگا۔ تو بحث ختم ہو جاتی ہے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کو حدیث میں نبی کہا گیا ہے۔ لہٰذا از روئے حدیث ثابت ہوا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا وہ فرد جو مسیح موعود قرار دیا جاتا ہے نبی بھی ہے۔ سو مسیح موعود علیہ السلام کا یہی دعوے ہے کہ وہ ایک پہلو سے تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ایک پہلو سے نبی ہیں۔ اس طرح حدیث سے ثابت ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کم سے کم ایک امتی نبی ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ امتی نبی ہوگا آپؐ کا امتی چونکہ ولی بھی ہو سکتا ہے۔ اور ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے۔ اس لئے آپ زمرۂ اولیاء کے فرد بھی ہیں۔ اور ایسے فرد ہیں جو اولیاء کی مامور قسم میں داخل ہے۔ کیونکہ حدیث میں آپؐ کو صرف ولی نہیں کہا گیا بلکہ نبی کہا گیا ہے جو مامور ہوتا ہے۔

اب لیجئے قرآن کریم کی شہادت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے بندگان حق کے چار مراتب بیان فرمائے ہیں۔ نبی۔ صدیق۔ شہدا صالحین۔ یہاں اس بات کی طرف کوئی اشارہ نہیں کہ نبی کا متبع نبی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہاں خدا و رسول کے متبعین کو خوشخبری دی گئی ہے کہ جو کوئی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے وہ نبیوں۔ صدیقوں۔ شہدا اور صالحین کا رفیق ہوتا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے کسی خاص وقت یا زمانے کے ساتھ مختص اور محدود نہیں ہیں۔ اگر خدا و رسول کی اطاعت کرنے والے پہلے زمانوں میں ہو سکتے تھے تو اب بھی ہو سکتے ہیں۔ الغرض اطاعت خدا و رسول کا حکم قیامت تک کے لوگوں کے لئے ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے اب بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی قسم کا کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا۔ وہ کیا اس آیہ کریمہ کے مفہوم کو ناقص نہیں کرتے اور نادانستہ یہ نہیں کہتے کہ اب خواہ کوئی شخص خدا و رسول کی کتنی ہی اطاعت کیوں نہ کرے۔ اس کو نبیوں کی معیت تو ہرگز میسر نہیں ہو سکتی۔ شاید یہ لوگ مع الذین انعم اللہ علیہم کے یہ معنے کرتے ہیں کہ یہ صحبت موت کے بعد یعنی قیامت کو حاصل ہوگی۔ حالانکہ آیہ کریمہ میں کوئی ایسا اشارہ تک موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ استنباط کیا جا سکے۔ کہ اطاعت کرنے والوں کو اس زندگی میں ان لوگوں کی صحبت حاصل نہیں ہوگی۔ اور یہ آیت کریمہ آئندہ زندگی یعنی قیامت کی معیت پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر اس آیہ کریمہ کے سیاق و سباق کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں اسی موجودہ زندگی سے تعلق رکھتی ہیں

خدا نے آپ کہا ہے نبی ہے نام ترا

نظام انجمن خلد ہے نظام ترا
اسیر حسن کے ہیں آزاد وہ ہے دام ترا

ہے تو مسیح کہ تو نے جلایا مُردوں کو
ہے تو کلیم کہ اللہ ہے ہمکلام ترا

خدا کی بات ہے جو بات ہے ترے لب پہ
وہی ہے پیام محمدؐ وہی ہے پیام ترا

تو ہے نبی بھی، محدث بھی اور مجدد بھی
سمجھنے والے سمجھتے ہیں ہر مقام ترا

ہمیں مجال ہے کیا ہم تجھے نبی نہ کہیں
خدا نے آپ کہا ہے نبی ہے نام ترا

ہے مہر ختم نبوت محمدِ عربی
چمک رہا ہے اسی کی کرن سے بام ترا

سیالکوٹ میں تنویرؔ قادیاں سے دور
تڑپتا ہے غمِ فرقت سے اک غلام ترا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج و اسراء

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

حرفِ آغاز

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج اور اسراء کے مسئلہ پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تھوڑا عرصہ بعد سے اسلامی لٹریچر میں لمبی لمبی بحثیں کی گئی ہیں اور مفسرین میں بہت اختلاف رہا ہے ۔ چنانچہ اس کی تائید مندرجہ ذیل اقتباس سے بھی ہوتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنی "تفسیر ثنائی" میں لکھتے ہیں :۔

"واقعہ معراج کی تفصیل اور کیفیت میں جس قدر اختلاف ہے شاید ہی کسی اور واقعہ اور کسی اور مسئلہ کے متعلق ہو اختلاف کی مختصر فہرست یہ ہے:۔ ۱ - اسراء اور معراج ایک ہیں یا دو ہیں۔ ۲ - دونوں جاگتے میں ہوئے ہیں یا دونوں سوتے میں ۔ ۳ - ایک جاگتے میں ہوا ایک سوتے میں ۔ ۴ - بیت المقدس تک جاگتے ہوا ہے ۔ اس سے آگے آسمانی سیر سوتے ہیں ۔ وغیرہ ۔

ان سب مذاہب کا بیان اور ان کے دلائل کا ذکر شروح حدیث "فتح الباری" وغیرہ میں ملتا ہے ۔ علیٰ ہذا القیاس ۔ اور بھی نہیں جزئی اختلاف کئی ہیں"

(تفسیر ثنائی جلد پنجم حاشیہ ص۱)

یہاں اس مضمون میں اُن اختلافات کے بیان کی نہ گنجائش ہے نہ ضرورت ۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ معراج و اسراء کو ہم کیا سمجھتے ہیں اور وہ کیا ہے ۔

سو چونکہ یہ مسئلہ بوجہ اختلاف روایات الجھا ہوا ہے اس لئے معراج و اسراء کے اصل واقعات کی تفصیل درج کرنے سے قبل بعض وضاحت طلب امور کا ابتداء میں ذکر اور ان کی تشریح کر دی گئی ہے کہ جس سے اس مسئلہ کو آسانی سے ذہن نشین کر لینے اور سمجھنے میں مدد ملے گی ۔ جیسے مثلاً :۔

۱ - معراج و اسراء ایک ہی واقعہ کے دو نام ہیں یا یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں۔

۲ - تاریخی لحاظ سے معراج و اسراء کب وقوع پذیر ہوئے ۔

ان دونوں امور کی تشریح کے بعد اوّلاً واقعہ معراج کی تفصیل اور پھر واقعہ اسراء کی تفصیل علیحدہ علیحدہ طور پر قرآن مجید و حدیث شریف سے پیش کی گئی ہے ۔

اور اس کے بعد اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ آیا آنحضرت صلعم کی معراج و اسراء میں سیر ملکوت السمٰوٰت والارض عالم کشف میں روحانی رنگ میں تھی یا اِس جسم خاکی کے ساتھ عام انسانی بیداری کے عالم میں تھی ۔

اس ضمن میں مرسل یزدانی حَکَم ربانی سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی تحریرات و ارشادات سے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور پھر اس بارہ میں قرآن مجید، حدیث نبوی اور اقوال بزرگان سلف و خلف سے ضروری ثبوت پیش کر کے آخر میں معراج و اسراء کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔

انبیاء اور سیر روحانی و ملکوتی

سیر روحانی و ملکوتی ہمیشہ سے انبیا اور مقربانِ الٰہی کے سوانح کا حصہ رہی ہے اور ہر ایک نے اپنے اپنے منصب اور رتبہ کے مطابق اس سے فیض پایا ۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید کی آیت وکذٰلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض میں آپ کے سیر ملکوت یعنی آسمان و زمین کی بادشاہی کے مشاہدہ کرنے کا ذکر فرمایا گیا ہے ۔ یہ مشاہداتِ روحانی و سیر ملکوت دوسرے الفاظ میں اپنے درجہ کے مطابق معراج سے تعبیر ہوتا ہے ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایسے جلوۂ ربانی کا ذکر توراۃ (پیدائش باب ۲۸) میں موجود ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طُور پر جلوۂ حق کا جو پَرتو نظر آیا وہ گویا ان کی معراج ہے ۔ یوحنا کا مکاشفہ ۲۲ ابواب پر مشتمل بہ تفصیل انجیل میں موجود ہے ۔ اس مکاشفہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی کشفی رنگ میں آپ نے دیکھا اور آپ کے معراج کے بعض نظاروں کو مشاہدہ کیا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ :۔

"پھر میں نے آسمان کو کُھلا ہوا دیکھا ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے ۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے ۔ اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اس کی پوشاک پر یہ نام لکھا ہوا ہے "بادشاہوں کا بادشاہ ۔ خداوندوں کا خداوند" ۔ ۔ ۔"

اِسی طرح دیگر انبیاء بنی اسرائیل کے مشاہدات ربانی اور سیر روحانی کی تفصیل بائیبل میں مذکور ہے ۔

سردارِ کونین فخرِ موجودات نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی امی و ابی) کی بعثت پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُس ضمن میں جو انعام آپ کی ذات والاصفات پر فرمایا گیا وہ دیگر تمام انبیاء و رسل اور مقربانِ الٰہی کی نسبت غیر معمولی اور ممتاز ترین نوعیت اپنے اندر رکھتا ہے ۔

چنانچہ اپنے اس معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بارگاہِ ایزدی میں وہاں تک رسائی حاصل ہوئی کہ جہاں تک کسی فرزند آدم کا قدم اس سے پہلے نہیں پہنچا تھا بلکہ ایک مقام پر جا کر تو حضرت جبرائیل امین بھی آگے نہ بڑھ سکے اور صرف حبیب خدا میرا آقا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہی حظیرۂ قدس میں اس مقام سے اگلے درجہ کی طرف بڑھنے کا شرف پا سکا اور اس مقام پر فخر رسل اور صاحبِ لولاک نے وہ کچھ مشاہدہ کیا جو اب تک دوسرے مقربانِ بارگاہِ الٰہی کی حدِ نظر سے باہر رہا تھا ۔

معراج کا یہ چشمۂ فیض آنحضرت کے ذریعہ عام ہو کر آپ کی امت کے لئے اِس رنگ میں بھی موجبِ برکت و فیض ربانی ہوا کہ اس میں اہلِ اسلام کو دن رات میں پانچ فرض نمازوں ایسی عظیم الشان نعمتِ وصل سے نوازا گیا کہ جس کے ذریعہ مومنین کو اپنے پروردگار اور مولا کریم کے دربار تک دن میں پانچ دفعہ رسائی ممکن اور اس کی راہ آسان کر دی گئی اور اس کے قرب و وصل سے سرشار اور راز و نیاز سے بہرہ ور ہو لینے کا سامان بہم پہنچا دیا گیا ۔ چنانچہ اسی لئے نماز کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنین کے لئے معراج قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین ۔ گویا حضور کی نبوت کی طرح آپ کا معراج بھی مومنین کے لئے معراج کر بن کر فیض رساں ہوا ۔ اللھم صلّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمدٍ ۔

معراج

عربی لفظ ہے جو عرج سے نکلا ہے جس کے معنے اُوپر چڑھنے کے ہیں ۔ انہی معنوں میں عروج کا لفظ ہے ۔ اسی وجہ سے عربی میں معراج سیڑھی کو بھی کہتے ہیں جو گویا اوپر چڑھنے کا آلہ اور واسطہ ہے ۔ چونکہ احادیث میں لفظ "عُرِجَ بِیْ" مجھ کو اوپر چڑھایا گیا مروی ہے اس لئے اس کا نام معراج پڑ گیا ۔

اسراء

اس مضمون میں اسراء کا لفظ اور اس کا ذکر بار بار آئے گا اس لئے عربی کے اس لفظ کی تشریح بھی یہاں کر دینی واقعہ معراج کے اچھی طرح سمجھ لینے میں مزید آسانی کا موجب ہوگی ۔ سو جاننا چاہیئے کہ اسراء کے معنے کسی کو رات کے وقت ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے یا سفر کرانے کے ہیں ۔ چنانچہ قرآن مجید میں سورۂ بنی اسرائیل کے شروع میں ہے "سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً" ۔ چونکہ آنحضرت صلعم کا یہ حیرت انگیز معجزانہ سفر اور یہ روحانی سیر رات کے وقت کرائی گئی تھی اس لئے اس کو اسراء کہتے ہیں ۔

معراج اور اسراء دو الگ الگ واقعات ہیں

واضح رہے کہ معراج و اسراء ایک واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں ۔ چنانچہ اس کا ثبوت تو قرآن مجید سے ہی ملتا ہے جس میں انہیں دو دو الگ الگ مقامات پر ذکر کیا گیا ہے اور تاریخی لحاظ سے بھی ان دونوں کے

درمیان کئی سالوں کے فاصلہ کا ثبوت ملتا ہے

قرآن مجید سے ثبوت

سرورِ دو جہاں حضرت نبی اکرمؐ کے ان راتوں رات کئے گئے معجزانہ اور عظیم الشان سفروں کا ذکر قرآن مجید میں سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ نجم میں آیا ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت

سبحان الذی اسرٰی
بعبدہٖ لیلاً من المسجد
الحرام الی المسجد
الاقصا ..... الخ
(سورۂ بنی اسرائیل ۱ع)

میں مکّہ سے بیت المقدس تک جانے کا ذکر ہے اور اس میں آسمان پر جانے کا کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔ بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ کفار کا حضور سے آسمان پر جانے کا ایک مطالبہ او ترقیٰ فی السماء بھی اسی سورۂ بنی اسرائیل میں درج ہے۔ پس اگر اس سورۃ کے ابتداء میں مذکور اسراء وہی معراج تھا جس میں حضور آسمان پر لیجائے گئے تھے تو اس کا حوالہ دے دینا کافی تھا بجائیکہ ان کے اس مطالبہ کا جو جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ

قل سبحان ربّی هل کنت
الا بشراً رسولاً۔
(ایضاً رکوع ۱۰)

یعنی اسے رسولؐ ان کو "کہدے کہ میرا رب پاک ہے مَیں تو ایک بشر رسول ہوں"۔ گویا اس طرح آسمان پر نہیں جایا کرتے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل میں اس معراج کا ذکر نہیں جس میں حضور کو ملکوت السموٰت کی سیر کرائی گئی تھی اس کے مقابل سورۃ نجم کی آیات از "ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ ..... تا ..... اٰیات ربّہ الکبرٰی" (سورۂ نجم ۱ع) میں جہاں معراج کا واقعہ بیان ہوا ہے اس میں بیت المقدس کی طرف جانے کا کوئی ذکر تک نہیں۔

اور اس بات کا ثبوت کہ سورۂ نجم کی آیات مندرجہ بالا میں قطعی طور پر معراج نبویؐ کا ہی ذکر ہے جس میں آپ کو آسمان پر لے جایا گیا یہ ہے کہ ان آیات میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب معراج سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً سدرۃ المنتہیٰ تک آپؐ کا جانا۔ اس وقت کسی چیز کا سدرۃ المنتہیٰ پر نازل ہونا۔ اس کے پاس جنت کا دکھنا۔ قاب قوسین کی حالت پیدا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنا۔ کلام الٰہی کا وہاں آپؐ پر نازل ہونا۔ یہ سب امور وہ ہیں جن کا ذکر معراج کی حدیث میں آتا ہے جس میں نمازیں فرض ہوئی تھیں +

(باقی)

درخواستِ دعا

میری بھتیجی طاہرہ ضیاء بنت مکرم خواجہ خلیل احمد صاحب بٹ بوجہ شدید بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم بچی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(مبارکہ امۃ القدوس ربوہ زوجہ بشیر احمد خواجہ)

تقریبِ شادی

مورخہ ۶ نومبر ۶۶ء کو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب سابق مبلغ ماریشس و افریقہ کے صاحبزادہ عزیز نصیر الدین عبید اللہ صاحب آف کیمبرے (انگلینڈ) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ سال محترمہ نسرین کوثر صاحبہ بنت مکرم ملک محمد حیات صاحب آف سرگودہا (برادر اکبر ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ) کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا۔

برات سوا تین بجے روانہ ہوئی۔ روانگی سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ دلہن کے نانا مکرم مرزا عبد العزیز صاحب کے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی جس کے بعد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۸ نومبر کو بعد نماز مغرب مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب کرے۔

ولیمہ کے روز مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اچانک بیمار ہو گئے۔ ان کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں +

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم افتاء ربوہ)

سوال: بعض لوگ فصل پکنے سے پہلے ہی لوگوں سے قرض لیتے ہیں کہ ہم تم کو اتنے روپے فی من کے حساب سے چیز دے دیں گے اتنی رقم بطور قرض دیدو۔ دینے والے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ ہمیں نے چیز تو خریدنی ہی ہے چلو پہلے روپے دے دو رعایت ہو جائے گی۔ روپے لینے والے کو مجبوری ہوتی ہے۔ کیا ایسا سودا شرعاً درست ہے؟

جواب: اسلام لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ ایک شخص کو سامان کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسرے کو رقم کی۔ اس لئے باہمی رضامندی کو تبادلہ کا اصول مقرر کیا جس کا نام بیع یا خرید و فروخت ہے۔ یہ خرید و فروخت نقد بھی ہو سکتی ہے اور ادھار بھی۔ ادھار کی دونوں شکلیں ہیں سامان پہلے لے لیا اور اس کی قیمت بعد میں کسی وقت ادا کی یا قیمت پہلے دیدی اور سامان بعد میں کسی وقت وصول کیا۔ اس آخری صورت کو جس کا آپ نے بھی ذکر کیا ہے بیع سلم کہتے ہیں۔ اسلام نے بعض شرائط کے ساتھ اس بیع کی اجازت دی ہے مثلاً قیمت مقرر ہو۔ سامان (غلّہ دھان وغیرہ) کی نوعیت اور مقدار معین ہو اور اس کی ادائیگی کا وقت بھی مقرر ہو اور یہ سودا باہمی رضامندی سے طے پایا ہو۔ روح کے لحاظ سے باہمی رضامندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا گیا ہو لیکن یہ اخلاقی ذمہ داری ہے قانون اس میں کسی کو کوئی مدد نہیں دے سکتا اس نے تو ظاہری شکل کو دیکھنا ہے کہ بظاہر باہمی رضامندی سے سودا ہوا ہے ایک نے رقم دی ہے اور دوسرے نے مال دینے کا وعدہ کیا ہے اور بھاؤ مقرر ہو گیا ہے ہاں اگر اس میں اخلاقی بے راہروی نمایاں اور واضح ہو جائے تو حکومت یہ قانون بنا سکتی ہے کہ اس قسم کے پیشگی سودوں کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ جب تک ہیئت مقتدرہ مثلاً حکومت کوئی ایسا قانون نہیں بناتی عام اصول کے مطابق عمل درآمد ہوگا اور لوٹ کھسوٹ پر گرفت کا معاملہ یوم آخرت پہ چھوڑ دیا جائے گا۔ کہ اس دن نے بھی یقیناً آنا ہے جہاں نیتوں کے مطابق فیصلہ ہوگا اور ظاہری الفاظ پر بنیاد نہیں رکھی جائے گی۔

سوال: شب برات کے موقعہ پر چراغاں کرنا۔ اچھے کھانے وغیرہ پکانا اور دیگر رسموں کی اصل حقیقت کیا ہے؟

جواب: شب برات پر جو رسمیں کی جاتی ہیں ان کا ثبوت قرآن اور احادیث صحیحہ میں نہیں ہے صرف اتنا آتا ہے کہ اس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نوافل اور دعاؤں پر زور دیتے تھے۔ اس پر عمل کرنے میں ثواب ہے باقی امور بدعت ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔

سوال: مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنے کی صورت میں بعد کی سنتوں کے متعلق کیا حکم ہے۔

جواب: نماز جمع کرنے کے معنے یہ ہیں کہ بحالات معذوری فرضوں میں رعایت دی گئی ہے اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ سنتیں ضروری نہیں رہتیں ہاں اگر کوئی چاہے تو عشاء کے بعد کی سنتیں پڑھ سکتا ہے۔ جیسے اور نوافل پڑھ سکتا ہے اس میں کوئی روک نہیں گویا دونوں باتیں جائز ہیں۔

سوال: باجماعت نماز کے وقت دائیں طرف سے تکبیر کہنے کے حکم میں کیا حکمت ہے؟

جواب: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دائیں جانب میں برکت ہے کہ ہر کام دائیں طرف سے ہو تاہم یہ کوئی ضروری حکم نہیں کہ اقامت کہنے والا ضرور دائیں طرف ہی کھڑا ہو۔ وہ شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے جو بائیں جانب کھڑا ہو اس میں کوئی شرعی ممانعت نہیں صرف استحبابی تاکید ہے +

"دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہیئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہیئے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ہفتم صفحہ ۱۱۷)

قسط نمبر ۳

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ کے

مختصر حالاتِ زندگی

(المکرم جنید ہاشمی صاحب بی۔ اے)

۱۹۵۶ء تا ۱۹۶۵ء

۷ر ستمبر ۱۹۵۶ء حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خواہش پر اور حضور کے بلانے پر خاکسار کے کوارٹر کے ساتھ دار الصدر شرقی میں رہائش اختیار کی۔ یہاں بھی ان کو قادیان کی یاد ستاتی رہی ؎

قافلے جاتے جو سوئے قادیاں دیکھا کئے
ہم بڑی حسرت سے راہِ کارواں دیکھا کئے

تاہم سرزمین ربوہ کو بھی پاک اور مقدس گردانتے تھے۔ ؎

اکمل بہ یادِ دار الامان سرد آہ بھر
اور اسکے بعد ربوہ پہ اپنی نگاہ کر
ربوہ وہ سرزمیں۔ تقدس کے نام پر
آتے نظر ہیں جس پہ فرشتوں کے پرے پر
پہناتے دشت ہیں ہے کھلا لالہ زارِ حسن
نغمہ سرا ہیں طائرِ نوری بہ بام و در
گر آبیاری چشم کے چشموں سے سب رہی
یہ دوحہ اسمٰعیل کا دے گا ہمیں ثمر

ان کی ربوہ کی زندگی کے ایام اگرچہ خاموشی اور عزلت پسندی میں گذرے تاہم انہوں نے تحریروں اور منظومات کا ایک بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ آپ نے ابتدائے عمر سے ہی ڈائری لکھنے کی عادت بڑی باقاعدگی سے جاری رکھی ۱۹۰۶ء سے قبل تو ہر سال کے شروع میں ایک مثنوی کے ذریعہ گذرے ہوئے سال کے اہم حالات اور ذاتی حالات نظم کر دیتے تھے۔ اسکے بعد قادیان میں الحکم البدر۔ اور پھر الفضل کے لئے "مدینۃ المسیح" کے عنوان سے ضروری حالات لکھتے رہے افسوس ہے کہ قادیان کی یہ ڈائریاں باوجود کوشش کے دستیاب نہیں ہو سکیں۔ البتہ لاہور اور ربوہ کی ڈائریاں خاکسار کے پاس محفوظ ہیں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ ان میں سے سلسلہ احمدیت سے متعلق اگر کوئی مواد ہوا تو منظر عام پر لا سکوں آمین۔

نمونۃً ۹ر نومبر ۱۹۲۵ء کا ایک صفحہ درج ذیل ہے:۔

"۱۹۲۵ء: ہر نویں سال کچھ انقلاب میری زندگی میں ہوتا ہے۔ شب درمیان ۸/۷ نومبر ۲-۲۰ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وصال ہوا۔ ۹ر نومبر ½۱۲ بجے جنازہ آخری دیکھنے کے لئے کار آئی۔ وہاں پہنچ کر جاوید ساتھ تھا۔ ڈاکٹر ابو محمود احمد خاں بن نواب مسعود احمد خاں نے جبیں پر بوسہ دیا۔ طبت حیاً و میتاً اللّٰھم ارفع مقامہ فی الجنۃ۔ واپس آیا تو وہ نظارہ پورا ہوا جو ۶۲ سال پہلے دیکھا۔ کہ ریش سفید بزرگ وصال پر مرثیہ پڑھ رہا ہوں۔ ۲۵ اشعار الفضل میں یعقوب طاہر نے چھپوا دئے ۱۲ر نومبر جمعہ ½۷ بجے بغیر درخواست ناگاہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مرزا ناصر احمد ناصر الدین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ کہ دعا کے لئے آیا ہوں" ۱۵-۲۰ منٹ بیٹھے۔ پھر آستانی بیگم کی عیادت کی۔ دعا ہوئی . . . "

مندرجہ بالا مضمون میں خاکسار کے مطمح نظر آپ کی زندگی پر کوئی سیر حاصل تبصرہ نہیں ہے بلکہ تربیت کے لحاظ سے بعض ضروری امور کی نشاندہی کرنا ہے اب آپ کی زندگی کے اوصاف حمیدہ میں سے چند ایک ایسی عادات و خصائل کا ذکر کرنا ضروری ہے جو آپ کی فطرت ثانیہ بن چکی تھیں۔ احمدی نوجوانوں کے لئے ان میں بڑے سبق ہیں۔ ایک زندہ قوم کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے اجداد و اسلاف کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں تا کہ دین و دنیا میں ان کی فلاح و بہبودی کا باعث بنیں۔

(۱) سب سے پہلی خصوصیت آپ کی محنت شاقہ اور غیر مساعد حالات میں بھی خدا تعالیٰ پر کامل توکل رکھکر اپنے مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔ انیسویں صدی کا آخر اور بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں انگریزی تہذیب و تمدن سے دامن بچا کر مذہبی اور اسلامی تعلیم حاصل کرنا ایک بڑا مجاہدہ تھا۔ آپ نے ایک غیر معروف سے گاؤں سے چل کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ روپیہ پیسہ اور دنیاوی عز و جاہ کی طرف دھیان نہیں دیا اور ہوش سنبھالتے ہی آپ کی سعید روح نے امام زماں کو پہچان لیا۔ آپ کی عمر صرف سولہ سال تھی۔ جب آپ دستی بیعت کے لئے قادیان حاضر ہوئے۔ اور بیعت کر کے کسی دنیوی فائدے کے سہارے نہیں بیٹھ گئے۔ بلکہ عقائد احمدیت اور اسلام کو پھیلانے کے لئے ملکی اخبارات میں اخلاقی و اسلامی مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا ۱۹۰۶ء میں ہجرت کرنے کے بعد انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حمایت اور ابلاغ میں دن رات ایک کر دیا۔ جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

(۲) آپ قادیان میں چالیس بیالیس سال رہے ہیں اس عرصہ میں قریباً ہر روز بلاناغہ نماز فجر کے بعد مزار حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حاضری دی ہے بارش آندھی وغیرہ کی بھی پرواہ نہیں کی۔ البتہ ایسی حالت بیماری یا ضرورت لابدی کے وقت کہ ناغہ ہو جاتے شام کو یا کسی اگلے وقت تلافی کر لیتے تھے۔ آپ کی نظموں میں بہشتی مقبرہ مزار اقدس اور باغ کی طرف کئی اشارات پائے جاتے ہیں مثلاً ؎

مسیحِ پاک کے روضے پہ حاضری دینا
جنابِ واعظِ ملت نے ترک فرمایا
خلافِ شیخ نہ گذرے تو پوچھ لوں اتنا
کہ شرک ہو گیا کیونکر دعا وہاں کرنا
یہی ہے مذہبِ عشاق اور رہے گا یہی
اسے تو کوئی بھی اکمل بدل نہیں سکتا
علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند
بلاکشانِ محبت بکوئے یار روند (۱۹۱۴ء)

(۳) نوجوانوں میں سے اگر کسی میں علمی شوق اور ادبی ذوق پاتے تو اس کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ بیسیوں نوجوانوں کی مضمون نگاری اور شعر گوئی کی اصلاح کی۔ آپ کا حلقہ احباب بھی بڑا وسیع تھا جن سے ملاقات اور علمی و مذہبی باتیں کرنا پسند کرتے تھے اور اکثر احباب سے خط و کتابت بھی تھی۔ اور ایک خصوصیت قابل ذکر ہے کہ کسی بھی اخبار میں اگر سلسلہ احمدیہ اور اسلام کے عقائد کے خلاف کوئی اعتراض دیکھتے تو اول تو خود اس کا جواب لکھ بھیجتے۔ ورنہ کم از کم صحیح اسلامی عقیدہ اور اعتراض کا جواب مضمون نگار کو ذاتی خط لکھکر ضرور بھجوا دیا کرتے۔ خاکسار ذاتی طور پر جانتا ہے کہ پاک و ہند کے بڑے بڑے مشہور علماء اور ادباء کو جوابی خطوط لکھ بھیجتے تھے اس میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہیں کرتے تھے

(۴) آپ کے بعض ذاتی خصائل اور عادات ایسی تھیں کہ ہمارے نوجوانوں کو ان کا اختیار کر لینا شعار اسلامی اور روایات احمدیت کے لئے از بس ضروری ہے تاکہ وہ غیر از جماعت لوگوں کے لئے زندہ اور عملی نمونہ بنیں۔ مثلاً قناعت و توکل۔ سادہ رہن سہن۔ وقت کی پابندی۔ فضولیات سے پرہیز۔ کام میں باقاعدگی وغیرہ۔

آخر میں احباب کرام سے والد مرحوم کی مغفرت اور بخشش کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو اپنے قرب میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

تصانیف

آپ نے بہت ہی چھوٹی عمر میں مضمون نگاری شروع کر دی تھی۔ چنانچہ آپ کی تصانیف جن میں کتب۔ رسائل وغیرہ شامل ہیں۔ کی تعداد چالیس سے تجاوز کرتی ہے۔ ابتدائی کتب میں پنج گنج (چار نظم اور عمّ یتساءلون کا پنجابی اردو منظوم ترجمہ) قصص القرآن (پانچ ہزار اشعار) سخن خوب (مجموعہ حکایات منظومہ)۔ تفسیر منظوم (سورۃ الرحمٰن اور سورۃ یٰسین) قصیدہ امالی (منظوم ترجمہ) کتاب صرف۔ ناول (دو عدد)۔ سبحۃ المرجان (غزلیات۔ قصائد۔ مثنویات) وغیرہ ہیں اور ۱۹۰۶ء کے بعد نغمۂ اکمل (دس حصص) انوار الہدیٰ (احادیث) ظہور المسیح۔ اور ظہور المہدی۔ کرامات المہدی۔ استخلاف وغیرہ وغیرہ کئی مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ مضامین اور مراسلات جو سلسلہ کے اخباروں کے علاوہ ملک کے دیگر اخباروں میں لکھے۔ ان کا شمار نہیں صرف ۱۹۰۳ء کی ایک بنائی ہوئی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۲۰ مختلف اخبارات میں ۱۳۶ مضامین صرف ایک سال کے عرصہ میں لکھے۔ ۱۹۰۵ء میں بدر میں علاوہ ڈائری کے ۱۸ اور الحکم میں ۱۰ مضامین نام سے چھپے ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی قلمی خدمات کے صلے میں خدا تعالیٰ محض اپنے رحم و فضل سے جماعت میں ان کا نعم البدل پیدا کرتا رہے تا یہ سلسلہ تا قیامت اعلائے کلمۃ الحق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے والا ہو۔ اللّٰھم آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

۶ر نومبر دو بجے دوپہر مسجد دارالذکر میں لجنہ اماء اللہ لاہور نے حضرت مصلح موعود کی یاد میں زیر صدارت صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ ایک جلسہ منعقد کیا۔

تلاوت محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ نے کی پھر عہد نامہ دہرایا گیا۔ در ثمین سے نظم ثمر شیریں صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد شاہدہ صدیقہ صاحبہ نے اپنی تقریر کی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان مشفقانہ کوششوں کا تذکرہ کیا کہ جو حضور نے تعلیم نسواں کے لئے کی تھیں اور بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اب جو تحریک تعلیم قرآن کے سلسلہ میں کی ہے یہ بھی ہماری اصلاح میں معاون ہے۔ ان کے بعد بشریٰ احسن صاحبہ نے تقریر کی اور حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور نے کس طرح احمدی عورتوں کی تعلیم کے لئے انتھک محنت و کوشش فرمائی۔ پھر امۃ الشافی صاحبہ نے مصباح سے ایک مضمون بعنوان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی وفات اور حضور کے زمانہ کی کامیابیوں کے بارے میں پڑھا۔

شاکرہ بیگم صاحبہ نے تنظیم ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات کو توجہ دلائی کہ حضور نے بچپن سے ہی علم دین سیکھنے اور دین کے لئے قربانیاں دینے کا جذبہ ابھارنے کے لئے یہ تنظیم قائم کی سو اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اطفال اور ناصرات سے قربانی کا مطالبہ کیا ہے تو ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات کو اس پر لبیک کہتے ہوئے وقف جدید کی کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ آپ کی تقریر کے دوران محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب نے ناصرات کو چندہ وقف جدید ادا کرنے کے لئے بچت اور آمد پیدا کرنے کے لئے مفید مشورے دئے۔ اس کے بعد محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ نے حضور رضی اللہ کی یاد میں نظم پڑھی اور پھر سیکرٹری تعلیم لجنہ لاہور نے اپنی تقریر میں اس جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد کو تازہ رکھنے کا یہ بہترین طریق ہے کہ موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر آواز پر ہم لبیک کہیں۔ اس کے بعد محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک تعلیم قرآن کے سلسلہ میں آؤ ہم آج عہد کریں کہ ہم اسے کامیاب بنا کر دم لیں گی۔ اس کے بعد آپ نے لجنہ کا عہد نامہ کہلوایا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کہلوائے کہ میں قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے لئے بھی ہر دم تیار رہوں گی۔ بہت سی ممبرات نے خود کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے پیش کیا اور صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ نے اجتماعی دعا کرائی اور چار بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(احمدی بیگم سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید کا نومبر کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے اب تک احباب کی خدمت میں پہنچ چکا ہوگا۔ اگر کسی خریدار کو ابھی تک نہ ملا ہو تو اطلاع دیں۔ دوبارہ ارسال کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

نومبر کے شمارے میں انگریزی حصہ میں ربوہ کی ڈائری میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات کے خلاصے۔ حضور سے بعض غیر از جماعت احباب کی ملاقاتوں کی دلچسپ تفصیلات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف کے ترجمہ کی ایک قسط اور نیوز اینڈ کمینٹس میں دیگر امور کے علاوہ عیسائیت کے متعلق بعض مفید اور ضروری حوالے درج ہیں۔ اردو حصہ میں اسلام اور عیسائیت میں خدا کا تصور، سوئٹزرلینڈ، انگلستان، نائیجیریا، گھانا اور جرمنی کی تبلیغی امور پر مشتمل خبریں۔ الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے ایک انٹرویو اور بعض دیگر ضروری خبریں شامل ہیں۔ اداریے اسلام کی فتح اور جامع الاتحاد اور حضرت مولانا شمس مرحوم کے متعلق ہیں۔

پرچہ کی سالانہ قیمت دو روپے ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ خود بھی خریدیں اور دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ہمارے زمیندار اور مزارعہ حضرات توجہ فرمائیں

فصل خریف (کپاس کی چنائی۔ مکئی اور باجرہ وغیرہ کی کٹائی) شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارعہ بھائیوں کے اموال اور نفوس میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز مالوں کی قربانی کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

زمیندار اور مزارعہ حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد بابرکت حسب ذیل ہے۔ حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) ”زمیندار احباب جن کی زمین زیر کاشت دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (تیرہ پیسہ) فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد بیرون) دیا کریں۔“

(۲) مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ میں دیا کریں۔“

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ رشتہ ناطہ کے متعلق ہر جگہ تکلیف محسوس کی جا رہی ہے اور ضرورت مند دوستوں کو یہ شکایت ہے کہ مناسب رشتے نہیں مل رہے لیکن آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جب مرکز میں آپ بزرگوں کی طرف سے فہرست ہائے قابل نکاح ذکور و اناث ضروری کوائف کے ساتھ نہ آئیں تو دفتر کس طرح ضرورت مند احباب کو مناسب رشتے بتا سکتا ہے۔

عاجز نے بار ہا آپ بزرگان کی خدمت میں بذریعہ خطوط یہ توجہ دلائی ہے کہ جس طرح ہو سکے اپنی پہلی فرصت میں اس فریضہ کو سر انجام دیں۔ مگر اب تک چند جماعتوں کی فہرستیں دفتر میں آتی ہیں۔ جب تک سب جماعتوں کی طرف سے ایسی فہرستیں نہ آئیں رشتہ ناطہ کی دقت حل نہیں ہو سکتی۔

پس اس دقت کو دور کرنے کا علاج آپ بزرگوں کے ہاتھ میں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ ہر جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کئے جائیں اور وہ سیکرٹری صاحبان اپنے پاس رجسٹر میں قابل نکاح ذکور و اناث کی ضروری کوائف کے ساتھ فہرست درج کریں اور اس کی نقل ہمارے دفتر کو مہیا کریں اور رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں جو کام کریں اس کی باقاعدہ مرکز رشتہ ناطہ میں اطلاع دیتے رہیں۔ جن جماعتوں میں اب سیکرٹری موجود نہیں ان میں جلد سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کیا جائے یا سیکرٹری صاحب امور عامہ اس کام کو خود انجام دیں۔

سو میں امید کرتا ہوں کہ اس نازک اور اہم کام میں تمام امراء و صدر صاحبان جماعت دفتر رشتہ ناطہ کا ہاتھ بٹائیں گے اور مجلس شوریٰ میں جو آپ بزرگوں نے رشتہ ناطہ کے متعلق فیصلہ جات کئے ہوئے ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

درخواست ہائے دعا

میرے برادر نسبتی غلام مصطفیٰ صاحب ڈپٹی افسر پاک نیوی کا ہرنیا کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ کمزوری باقی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(ایم والی ناصر۔ نائب قائد گجرات شہر)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم حبیب احمد کھوکھر کو موٹر کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(غلام علی کھوکھر گوجرانوالہ)

۳۔ میری باجی صاحبہ کی بائیں آنکھ کا موتیے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ تمام احمدی بہن بھائیوں سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

نعیمہ روحی بنت چوہدری فیض احمد صاحب کرم بخش سیالکوٹ

۴۔ میرا چھوٹا بھائی بشارت احمد اعوان بذریعہ موٹر کار انگلستان سے پاکستان آرہا ہے۔ راستہ بڑا لمبا اور کٹھن ہے بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے ساتھ لائے۔ آمین (رشید احمد اعوان لائلپور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پراگ ۱۰ نومبر۔ چیکوسلاواکیہ میں پاکستان کے بارے میں بھارت نے گزشتہ بیس سالوں کے دوران جو غلط فہمیاں پھیلائی تھیں۔ وہ بڑی تیزی سے دور ہو رہی ہیں۔ چیکوسلواکیہ اور دیگر سوشلسٹ ممالک میں کشمیر کے متعلق پاکستان کے مؤقف کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے لگے ہیں یہ بات چیکوسلاواکیہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے ایک نمائندہ نے اپنے ایک رپورٹ میں بتائی ہے۔

پاکستان نے صدر ایوب کی قیادت میں جو آزادانہ پالیسی اختیار کی ہے اس نے اشتراکی ممالک میں پاکستان کے بارے نہایت خوشگوار تاثر چھوڑا ہے۔ بھارتی سفارت خانے نے دفاعی معاہدوں میں پاکستان کی شرکت کو غلط معنی پہنا کر اشتراکی ملکوں کو بدظن کرنے کی کوشش کی تھی۔ پاکستانی سفارت خانے نے غلط فہمی کو دور کر کے بتایا کہ معاہدوں میں شرکت کسی کے خلاف دشمنی کا نتیجہ نہیں بلکہ ہمارے مخصوص جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے ہے۔ پاکستان نے ۱۹۶۵ء میں پراگ میں سفارت خانہ قائم کیا یہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کی اہم ترین منزل ثابت ہوا۔ بھارتی سفارت خانہ جو اس وقت تک من مانی کر رہا تھا ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا ہے اس ملک سے پاکستان کے دوستانہ تعلقات شروع سے ہی اچھے تھے۔ لیکن دفاعی معاہدوں میں شرکت کے بعد بھارت کو موقع ہاتھ آ گیا اور اس نے جو چاہا پاکستان کے بارے میں کہنا شروع کر دیا۔

پاکستان نے پراگ میں سفارت خانہ قائم کیا تو چیکوسلاواکیہ کی حکومت نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ پاکستانی سفیر مسٹر شفقت کو یہاں پہنچنے کے ۲۴ گھنٹے کے بعد اپنے اسناد تقرر پیش کرنے کا موقع مل گیا۔ اس ملک کی روایت کے اعتبار سے سفارتی آداب میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا موقع تھا۔

حکومت چیکوسلاواکیہ تنازعہ کشمیر کے متعلق بھارتی موقف کی تائید نہیں کرتی۔ اس نے اس مسئلہ پر دونوں فریقوں میں کسی کی طرفداری نہ کرنے کا واضح طور پر اعلان کیا ہے چند سال قبل چیکوسلاواکیہ کے ایک سرکاری ترجمان نے نئی دہلی میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں جو بیان دیا تھا یہ موقف اس سے مختلف ہے ظاہر ہے یہ بھارتی پراپیگنڈہ کے زائل ہونے کا ثبوت ہے

● نیویارک ۱۰ نومبر۔ اقوام متحدہ میں امریکی مندوب مسٹر گولڈبرگ نے ان اخبار نویسوں سے معذرت چاہی ہے جن کو گزشتہ ماہ کے دوران صدر جانسن کی اقوام متحدہ میں آمد کے موقعہ پر پہرہ داروں نے دھکیل کر پیچھے ہٹا دیا تھا مسٹر گولڈبرگ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ محافظوں نے خود ان کو بھی پیچھے دھکیل دیا تھا انہوں نے یقین دلایا کہ وہ اس بات کی پوری کوشش کریں گے کہ آئندہ اخبار نویسوں کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ وہ اقوام متحدہ کے صحافیوں کی ایسوسی ایشن کے احتجاج کا جواب دے رہے تھے ایسوسی ایشن نے ان سے ایسے متعدد واقعات کا ذکر کیا۔ بتایا گیا ہے کہ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار مسٹر چکرادرتی رگھوان کو اس زور سے دھکیلا گیا کہ وہ زمین پر گر پڑا۔ ایک جاپانی فوٹو گرافر بھی زمین پر گر گیا تھا۔

● پیکنگ ۱۰ نومبر۔ ویت کانگ کے رہنما نگویتن نے کہا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین نے ایٹم بم بردار گائیڈڈ میزائل کا جو کامیاب تجربہ کیا ہے وہ امریکی سامراج کے خلاف جدوجہد میں نہایت موثر ثابت ہو گا انہوں نے یہ بات چینی کمیونسٹ پارٹی کے رہنما ماؤزے تنگ کے نام مبارکباد کے پیغام میں کہی ہے۔

● ہنوئی ۱۰ نومبر۔ شمالی ویت نام کے وزیر اعظم پھان وانگ ڈانگ نے شمالی ویٹ نام کے لئے روسی امداد کا خیر مقدم کیا ہے انہوں نے روسی سفارت خانہ میں ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری فتح کا انحصار روسی اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی امداد پر ہے۔ یہ دعوت روسی سفیر نے روسی انقلاب کی ۴۹ ویں سالگرہ کے موقعہ پر دی تھی۔ اس شمالی ویٹ نام کے صدر ہوچی منہ سفارتی نمائندے، روس کا ایک خلاباز اور اعلیٰ افسر موجود تھے۔ پھانگ ڈانگ نے شمالی ویٹ نام کی امداد کرنے پر روس کا شکریہ ادا کیا اور روسی عوام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ فتح ہماری ہو گی اور ہم سامراجیوں کو ویٹ نام سے نکال کر دم لیں گے۔ اس سے قبل روسی سفیر نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ روس شمالی ویٹ نام کو ہر ممکن امداد دے گا۔ اور شمالی ویت نام اور جنوبی ویٹ نام کے قومی آزادی کے محاذ کی پالیسیوں کی مکمل حمایت کرے گا۔ روسی سفیر نے کہا اگر امریکہ نے ویٹ نام کے خلاف جنگ جاری رکھی تو اسے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ روس سے اس کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے انہوں نے سوشلسٹ اتحاد پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اب جب کہ امریکہ نے جنگی کارروائیاں تیز کر دی ہیں سوشلسٹ ملکوں اور سامراجیوں کی مخالف طاقتوں کا اتحاد اور بھی ضروری ہو گیا

وصیت

مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت :۔ میں ایم ابراہیم کٹی ولد حسن صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنگاڈی ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے :۔

۱۔ زمین زرعی جس میں ناریل کا باغ ہے اور جس کا رقبہ ۲۰ سینٹ ہے اس کی موجودہ قیمت -/۱۰۰۰ ارد روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے اس زرعی زمین اور دوسری زمین میں سے ساٹھ روپے (۶۰) ماہانہ آمد ہوتی ہے میں اپنی اس آمد یا آئندہ جو بھی آمد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :۔ ایم ابراہیم کٹی موصی۔

گواہ شد :۔ عبدالرحیم مالابارکی ولد مولوی محی الدین صاحب مرحوم ساکن پنگاڈی (کیرالہ)

گواہ شد :۔ ایس۔ وی۔ فخرالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ پنگاڈی کیرالہ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۹ نومبر ۶۶ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے عزیز دوست سید شاہد حسن کرمانی ولد سید احمد حسن صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ نگہت شیریں دختر آغا محمد عبدالرحیم لاہور پڑھا۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(لطیف خواجہ کوز اینڈ کو کراچی۔ پاکستان)

منٹگمری کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
جالہ کارپوریشن گھاس منڈی
منٹگمری سے طلب فرمائیں
(مینیجر)

ضرورت نہیں
مومن کلاتھ ہاؤس فرسٹی مارکیٹ گولبازار ربوہ سے اونی سوتی ریشمی کپڑا اور ساڑھیاں تشریف لے جانے کی زیادہ بہتر ہیں پردہ کلاتھ خرید فرما دیں۔ لائلپور جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہماری دکان سے اسی ریٹ پر آپ کو ہر قسم کا کپڑا دستیاب ہو سکتا ہے دیانتداری ہمارا نصب العین ہے،
پرائیٹر سید محمد افضل خواجہ عبدالمومن گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس ۱۴ چودہ روپے نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس ۹ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
مقامی دوست گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں

بدی سے بچنے کے لئے قرآن مجید کا ایک خاص حکم

مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت ۳۱ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ۔ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہاں بدی سے بچنے کا ایک اور طریق بتایا۔ اور وہ یہ کہ مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ کیونکہ اس سے بدی کا امکان بہت کم ہو جائے گا۔ اور برائی پھیلنے کا راستہ مسدود ہو جائے گا۔ گویا باوجود پردہ کے حکم کے جو الٰہی آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر بھی بعض مواقع ایسے نکل سکتے ہیں جب کہ مرد و عورت اکٹھے ہوں۔ ایسی صورت میں یہ حکم دیا کہ مرد و عورت دونوں اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں تاکہ شیطان ان پر حملہ آور نہ ہو اور ان کے دلوں کی پاکیزگی قائم رہے۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت مسیحؑ نے بھی انجیل میں غیر عورتوں پر نگاہ ڈالنے سے روکا ہے اور اسلام نے بھی اس کی ممانعت کی ہے۔ مگر حضرت مسیحؑ نے تو صرف یہ کہا ہے کہ

"جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا"۔ (متی باب ۵ آیت ۲۸)

لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ تو کسی غیر عورت کے چہرہ پر نگاہ نہ ڈال۔ نہ اچھی نظر سے اور نہ بری نظر سے کیونکہ اگر تو نے دیکھا تو ہو سکتا ہے کہ شیطان تجھے ورغلائے اور تیرے دل میں بدی کا بیج بو دے۔

پھر اسلام اگر ایک طرف مردوں کو غض بصر کی ہدایت دیتا ہے تو ساتھ ہی عورتوں کو بھی اس کی تاکید کرتا ہے۔ مگر عیسائیت صرف مردوں کو اس تعلیم کا پابند قرار دیتی ہے اور وہ بھی اس شکل میں کہ وہ غیر محرم عورت کو تو کھلے بندوں دیکھنے کی اجازت دیتی ہے مگر اتنی احتیاط رکھنے کی ہدایت دیتی ہے کہ بری نگاہ سے نہ دیکھو۔ مگر یہ تو ویسی ہی بات ہے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ:

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

دریا کے وسط میں تختہ پر باندھ دینا اور پھر کہنا کہ دیکھنا تمہارے کپڑے گیلے نہ ہوں۔ عقل کے بالکل خلاف ہے اسی طرح یہ کہنا کہ عورتوں کو تو دیکھو مگر بری نیت سے نہ دیکھو ایسی بات ہے جو کسی صورت میں بھی قابل عمل نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ بدی کی جڑ مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط ہی ہے۔ اگر اس جڑ کو قائم رکھا جائے تو بدی کے رکنے کا کوئی احتمال ہی نہیں ہو سکتا پس عیسائیت ایک ایسی تعلیم پیش کرتی ہے جو ناقابل عمل ہے۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ مردوں کو چاہیئے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھیں اور عورتوں کو چاہیئے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں اور اس طرح اپنے ایمان اور تقویٰ کی حفاظت کریں"۔

(تفسیر کبیر)

— (باقی) —

محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ کا بلڈ پریشر اور ٹمپریچر نارمل ہے لیکن بے چینی بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ جھنگ

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اسلامیہ ہائی سکول کے درمیان کرکٹ میچ

ٹی آئی سکول نے پہلی اننگ میں ۲۵۰ رنز بنائیں

ربوہ ۱۱؍ نومبر۔ ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ جھنگ کل ۱۰؍ نومبر سے شروع ہو گیا ہے پہلا کرکٹ میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کے درمیان چنیوٹ میں کھیلا گیا۔ پہلی اننگ میں ہمارے سکول نے ۲۵۰ رنز بنائیں۔ بشیر احمد شمس۔ بشیر احمد قریشی اور داؤد نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان کا سکور علی الترتیب ۴۰۔ ۱۱۰ اور ۴۴ رہا۔ ہمارا کل سکور ۲۵۰ ہوا۔ آج اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کی باری ہے۔ احباب ہماری ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(اقبال سعید کرکٹ انچارج)

درخواستِ دعا!

۱۔ میرے ماموں زاد بھائی سید مجید احمد صاحب ڈائریکٹر آڈٹ گزشتہ جمعہ سے دل کے دورہ کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد شفا دے۔ آمین۔ (سید شمس الحق ربوہ)

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم میرے تیسرے بچے کا نام ظفر احمد تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو اسم بامسمیٰ بنائے۔ نیز اسے صحت والی لمبی عمر دے۔ آمین۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۸؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما چکے ہیں۔ قائدین خدام الاحمدیہ ایک باقاعدہ پروگرام کے مطابق فوری طور پر وعدہ جات حاصل کرنے میں مقامی سیکرٹریان جماعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ احباب سے مل کر حسب حیثیت وعدے حاصل کر کے اپنی ہفتہ وار رپورٹ شعبہ ہذا کو بھیجتے رہیں۔ نئے شامل ہونے والے مجاہدین کو دفتر سوم میں شامل کر کے اس کی علیحدہ رپورٹ دی جائے اس غرض کے لئے اگر ابھی تک ناظم تحریک جدید کی منظوری نہ لی جا سکی ہو تو جلد از جلد حاصل کر لی جائے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دورہ انسپکٹر صاحب انصار اللہ

ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ضلع لائل پور اور منٹگمری کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ امراء صاحبان و زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب سے چندہ جات کی وصولی اور دیگر امور کی سرانجام دہی میں ہر طرح تعاون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۹؍ نومبر بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴